(S_1997_3_700_704)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 3 ایس سی آر

رام کشن اور دیگران

بنام

ریاست راجستھان

2 ستمبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 304 (حصہ دوم)/149 اور 148 - زیر دفعہ 302/148 کے تحت پانچ اپیل گزاروں سمیت دس ملزمین پر مقدمہ چلایا گیا- استغاثہ کیس جس میں 12-10 افراد نے شکایت کنندہ فریق پر حملہ کیا جس میں سے ایک کی موت ہوگئی اور دیگر زخمی ہوئے- عدالت عالیہ نے پانچ ملزمین کو بری کر دیا اور زیر دفعہ 302 اور دفعہ 148 کے تحت پانچ اپیل کنندگان کو قصوروار ٹھہرایا- عدالت عالیہ نے سزا اور جرم کو برقرار رکھا۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی بنیاد پر اپیل کنندگان کا ارادہ صرف متوفی کو چوٹ پہنچانا ہوسکتا تھا اور وہ مرنے والوں کی موت کا سبب بننے کا کوئی مشترکہ ارادہ نہیں رکھتے تھے- طبی شواہد بھی ٹرائل کورٹ کے ذریعہ درج حتمی نتیجے کی حمایت نہیں کرتے ہیں- ان حالات میں معاملہ دفعہ 304 کے تحت آتا ہے، دفعہ 149 کے ساتھ حصہ دوم پڑھا جاتا ہے- دفعہ 302 کے تحت سزا اور جرم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے- دفعہ 304 پارٹ 2 کے تحت قصوروار قرار دیئے گئے اپیل کنندگان کو دفعہ 149 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے- ان میں سے ہر ایک کو 5 سال قید بامشقت کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ 149 - اگرچہ دفعہ 149 کے اطلاق کی نشاندہی کرنے والی کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی تھی، لیکن اپیل کنندگان کے خلاف بنائے گئے الزام میں دفعہ کے تمام اجزاء واضح طور پر نشاندہی کی گئی تھی - الزام میں دفعہ 149 کا ذکر نہ کرنا صرف ایک بے ضابطگی ہے۔

ولائی (ولیم) سلینی بنام ریاست مدھیہ پردیش، اے آئی آر (1956) ایس سی 116 کے بعد۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 626 آف 1986۔

راجستھان عدالت عالیہ کے 6.5.86 کے فیصلے اور حکم سے ڈی۔ بی۔ فوجداری اپیل نمبر 554 میں 1983۔

درخواست گزاروں کے لئے شانتی سوروپ شرما (این پی)۔

جواب دہندگان کے لئے کے۔ ایس۔ بھاٹی۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

پانچ درخواست گزاروں کے ساتھ پانچ دیگر پر آئی پی سی کی دفعہ 302، 148 اور کچھ معمولی جرائم کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔ فاضل سیشن جج نے اپیل کنندگان کے پانچ شریک ملزمین کو بری کر دیا لیکن انہیں آئی پی سی کی دفعہ 302/148 کے تحت جرم کے لئے قصوروار ٹھہرایا اور سزا سنائی۔ انہوں نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی جسے 6 مئی 1986 کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے خارج کر دیا۔ درخواست گزاروں نے خصوصی اجازت کے ذریعے عدالت عالیہ کے 6 مئی 1986 کے فیصلے پر سوال اٹھایا ہے۔

مختصر یہ کہ استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ 14 نومبر 1981 کو رات تقریباً 10:00 بجے جب شکایت کنندہ فریق اپنی بیل گاڑی کو آبادی کے راستے سے گاؤں گالیا کو لے جا رہا تھا، تو گاڑی کو اچانک اور پرتشدد جھٹکا لگا۔

یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ راستے میں ایک گڑھا دوبارہ کھودا گیا تھا، حالانکہ شکایت کنندہ فریق نے شام کو جنگلوں کی طرف جاتے ہوئے اس طرح کی کسی کھائی کی موجودگی پر دھیان نہیں دیا تھا۔ جیسے ہی بیل گاڑی کو جھٹکا لگا، رنجیتا اور ہیرا کے گھر سے 10 یا 12 لوگ باہر نکل آئے۔ وہ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے لیس تھے۔ انہوں نے بھورا، بدری، دھنا اور رام پھول پر حملہ کیا۔ تاہم رام پھول اور دھنا بال بال بچ گئے۔ بھورا زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ بدری کو بھی چوٹیں آئیں۔ رامپول، پی ڈبلیو۔ 3، پولیس اسٹیشن گئے اور 15 نومبر، 1981 کو صبح 6:45 بجے ایف آئی آر درج کرائی۔ تحقیقات کو ہاتھ میں لے لیا گیا اور پانچ اپیل کنندگان سمیت دس افراد کو مقدمے کے لئے بھیج دیا گیا۔ استغاثہ کیس کے مطابق حملہ آوروں نے شکایت کنندہ فریق پر حملہ کیا تھا اور بھورا اور بدری کو زخمی کیا تھا تاکہ 1973 میں ہوئے پرتشدد واقعہ کا بدلہ لیا جاسکے جب درخواست گزار رنجیتا کی ٹانگ میں فریکچر ہوگیا تھا جس کی وجہ سے بھورا اور رام پھول کے خلاف فوجداری مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ نے 11 گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ ڈاکٹر بنسائی، پی ڈبلیو نے 15 نومبر، 1981 کو دوپہر ڈھائی بجے بھورا کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا۔ اس نے لاش پر 11 زخم دیکھے۔ ان زخمیوں میں سے آٹھ زخمی تھے اور دیگر زخمی تھے جو بھاری ہتھیار کی وجہ سے ہوئے تھے۔ زخمی ہونے والے زخموں میں سے کچھ ٹانگوں اور بائیں انگوٹھے پر تھے اور باقی تین زخم متوفی کے سر پر تھے۔ بدری، پی ڈبلیو کا بھی معائنہ کیا گیا اور اس کے شخص پر نو چوٹیں پائی گئیں۔ کسی بھی ہڈی کا کوئی فریکچر نہیں ہوا تھا، حالانکہ اس کے کچھ زخموں کو سنگین چوٹیں قرار دیا گیا تھا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران ڈاکٹر بنسائی نے بیان دیا کہ مرنے والوں پر پائے جانے والے زخم فطرت کے عام سفر میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی ہیں۔ جرح کے دوران ڈاکٹر بنسائی نے اعتراف کیا کہ ہتھیاروں سے لگنے والی چوٹوں کے علاوہ متوفی کے جسم پر دیگر چوٹیں بھی تھیں اور 'دیگر چوٹیں بھی اس کی موت کا سبب بن سکتی تھیں'۔ استغاثہ نے اپنے کیس کی حمایت میں 22 نومبر 1981 کو ثبوت ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت درخواست گزاروں اور دیگر کے بیانات کی بنیاد پر مبینہ طور پر کچھ ہتھیاروں کی برآمدگی پر بھی بھروسہ کیا۔

نچلی عدالت نے پایا کہ اس معاملے میں دو طرح کے ملزمین ہیں، ایک گروپ کا تعلق کمہار ذات سے ہے جبکہ دوسرے کا تعلق گوجر برادری سے ہے۔ درخواست گزاروں کا تعلق گوجر برادری سے ہے۔ نچلی عدالت نے پایا کہ نہ صرف اپیل کنندگان بلکہ کمہار ذات سے تعلق رکھنے والے پانچ دیگر لوگوں کو بھی پھنسانے والے عینی شاہدین کے ثبوتوں پر پوری طرح سے یقین نہیں کیا جاسکتا ہے اور اس کے نتیجے میں کمہار ذات سے تعلق رکھنے

والے پانچ ملزمین کو شک کا فائدہ دیا گیا اور انہیں بری کر دیا گیا۔

ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندگان کے معاملے میں ثبوتوں کو سراہنے کے بعد رائے دی کہ ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ اپیل کنندگان کی طرف سے پہلے سے کوئی مراقبہ کیا گیا تھا۔ یہ بھی نتیجہ اخذ کیا گیا کہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ 10 ملزمین میں سے کس نے جان لیوا جھٹکا لگایا تھا جس کے نتیجے میں بھورا کی موت ہوئی تھی۔ فاضل سیشن جج نے مزید کہا کہ 'یہ ایک مخمصہ ہے کہ بھورا کے قاتل کون ہیں'۔ یہ مشاہدہ اس تناظر میں کیا گیا تھا کہ جان لیوا چوٹیں کس نے لگائی تھیں، خاص طور پر جب استغاثہ کے کیس کے مطابق درخواست گزاروں میں سے کوئی بھی لاٹھی سے لیس نہیں تھا اور متوفی کو ہتھیاروں سے کچھ چوٹیں آئی تھیں۔ ہمیں پتہ چلتا ہے کہ استغاثہ نے اس جرم میں اپیل کنندگان کے ملوث ہونے کو ثابت کیا ہے، لیکن سوال، تاہم، ان کے ذریعہ کیے گئے جرم کی نوعیت کے بارے میں ہے۔

اصل حملے سے نمٹتے ہوئے فاضل سیشن جج نے کہا ہے:

انہوں نے کہا، 'چونکہ بھورا اور رام پھول نے رنجیتا کی ٹانگ توڑ دی تھی اور وہ وہاں سے لکڑی لانے کے لیے بیل گاڑی پر 'فٹا ڈونگر' جا رہے تھے، اس لیے گوجر کے ملزم نے گاڑی کو روک کر اور اس حالت میں انہیں زخمی کر کے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہوگا۔

(زور دیں ہمارا)

ٹرائل کورٹ نے کہا:

بینچ نے کہا، 'چونکہ اس حقیقت کے بارے میں کافی ثبوت دستیاب نہیں ہیں کہ تمام پانچ ملزمین متوفی بھورا کی موت میں ملوث تھے اور یہ کہ پانچوں ملزمین ایک 'پول' سے باہر آئے تھے، اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے واقعہ سے پہلے متوفی بھورا کو مارنے کے لئے ایک غیر قانونی اجتماع تشکیل دیا تھا۔ لیکن 'مار پیٹ' شروع ہونے کے بعد انہوں (ملزمین) نے مرنے والے بھورا کو شدید چوٹ پہنچائی۔

جہاں تک ریکوری کا تعلق ہے تو ٹرائل کورٹ نے صحیح طور پر اس پر یقین نہیں کیا اور کہا:

اس لئے مجھے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ تمام دس ملزمین کو 15.11.81 کو گرفتار کیا گیا تھا اور 21.11.1981 کو ان کی گرفتاری اور 22.11.1981 کو ہتھیاروں کی برآمدگی سے متعلق ثبوت من گھڑت اور جھوٹے ہیں۔ آئی۔ او۔ ایسا لگتا ہے کہ استغاثہ کے کیس کو مضبوط بنانے کے لئے انہوں نے اس طرح سے کام کیا ہے۔

مذکورہ بالا تمام نتائج کو ریکارڈ کرنے کے باوجود ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندگان کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 148 آئی پی سی کے تحت جرم کے لئے قصور وار ٹھہرایا اور عدالت عالیہ نے بھی ان کی سزا اور سزا کی توثیق کی۔ ہماری رائے میں جرم کی نوعیت کے سوال پر مندرجہ ذیل دونوں عدالتوں کا نقطہ نظر ناقص اور غلط تھا۔

فاضل ٹرائل کورٹ کے نتائج کی بنیاد پر، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، یہ بالکل واضح ہے کہ اپیل کنندگان کا ارادہ صرف متوفی کی بیل گاڑی کو روک کر اسے چوٹ پہنچانا ہوسکتا تھا اور وہ متوفی کی موت کا سبب بننے کا کوئی مشترکہ ارادہ یا اعتراض نہیں رکھتے تھے۔ درحقیقت کلہاڑی سے چوٹیں لگا کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندگان کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے تھا کہ ان چوٹوں کی وجہ سے ان کی موت کا امکان ہے لیکن اس سے اپیل کنندگان کا معاملہ صرف دفعہ 304 حصہ دوم آئی پی سی کے تحت آئے گا نہ کہ دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت۔

فاضل سیشن جج کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے نتائج اور ریکارڈ میں موجود مواد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچنے سے قاصر ہیں کہ اپیل کنندگان کا ارادہ بھورا کی موت کا سبب بننا تھا۔ یہ نتیجہ ٹرائل کورٹ کے مشاہدے سے غداری کرتا ہے جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے۔ طبی ثبوت ٹرائل کورٹ کے ذریعہ ریکارڈ کردہ اور عدالت عالیہ کے ذریعہ برقرار رکھے گئے حتمی نتائج کی بھی حمایت نہیں کرتے ہیں۔ درخواست گزاروں کے معاملے میں قائم شدہ حقائق اور حالات میں جرم صرف آئی پی سی کی دفعہ 304 حصہ دوم اور دفعہ 149 آئی پی سی کے تحت آتا ہے نہ کہ دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت۔ درحقیقت آئی پی سی کی دفعہ 149 کے اطلاق کی

نشاندہی کرنے والا کوئی خاص الزام عائد نہیں کیا گیا تھا لیکن آئی پی سی کی دفعہ 149 کے تمام اجزاء اپیل کنندگان کے خلاف بنائے گئے الزامات میں واضح طور پر نشاندہی کی گئی تھی اور جیسا کہ ولی (ولیم) سلینی بمقابلہ اس عدالت کی آئینی بینچ نے کہا تھا۔ ریاست مدھیہ پردیش، اے آئی آر (1956) ایس سی 116، الزام میں آئی پی سی کی دفعہ 149 کا خاص طور پر ذکر نہ کرنا صرف ایک بے ضابطگی ہے اور چونکہ اس غلطی سے اپیل کنندگان کے ساتھ کوئی تعصب نہیں دکھایا گیا ہے، اس سے ان کی سزا متاثر نہیں ہو سکتی ہے۔

ہماری رائے میں یہ اپیل اس حد تک کامیاب ہونے کی مستحق ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ کیا گیا جرم آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت نہیں آئے گا۔ لہذا ہم آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت درخواست گزاروں کی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس کے بجائے انہیں آئی پی سی کی دفعہ 302 پارٹ ٹو اور دفعہ 149 کے تحت جرم کے لئے قصوروار ٹھہراتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو 5 سال قید بامشقت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ تاہم آئی پی سی کی دفعہ 148 کے تحت جرم کے لئے اپیل کنندگان کی سزا اور جرم برقرار رکھی گئی ہے۔ درخواست گزار ضمانت پر ہیں۔ ان کے ضمانتی مچلکے منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ سزا کا بقیہ حصہ، اگر کوئی ہو، تو انہیں حراست میں لیا جائے گا۔

آر۔ پی

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:38
I am the author of this document